181084 ـ خلوت کے بعد اور رخصتی سے قبل طلاق دینے کی صورت میں مہر اور تحفہ جات کا حکم

سوال

میں جوان ہوں اور میرا ایك لڑكی سے نكاح ہوا اور عدالت میں لكھا جا چكا ہے، لیكن كچھ عرصہ بعد میں نے محسوس كیا كہ ہم اكٹھے زندگی بسر نہیں كر سكتے، اس لیے اس سے علیحدگی كا فیصلہ كیا، یہ علم میں رہے كہ ابھی ہماری رخصتی نہیں ہوئی تھی، لیكن كئی ایك بار ہم نے اكیلے میں خلوت ضرور كی تھی.
سوال یہ ہے كہ خاوند نے بیوی كو جو سونا اور تحفے تحائف اور مہر معجل اور غیر معجل وغیرہ كا حكم كیا ہو گا اسے كیا لینے كا حق ہے اور كیا نہیں لے گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آدمی نے بیوی كو دخول و رخصتی سے قبل طلاق دے دی اور وہ اس سے خلوت كر چكا ہو، یعنی وہ دونوں ہی تھے اور انہیں كوئی مرد یا عورت یا تمیز كرنے والا بچہ نہیں دیكھ رہا تھا تو بیوی كو پورا مہر دینا لازم ہے، چاہے وہ معجل ہو یا غیر معجل، جمہور فقہاء كا مسلك یہی ہے، اور امام طحاوی نے خلفاء راشدین وغیرہ صحابہ كا اس پر اجماع بھی نقل كیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

" اس كا اجمالی بیان یہ ہے كہ: اگر عقد صحیح كے بعد مرد اپنی بیوی سے خلوت كر لے تو بیوی كو پورا مہر دینا ٹھرے گا، اور بیوی عدت بھی گزارےگی، چاہے وطئ نہ بھی كی ہو، خلفاء راشدین اور زید اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی مروی ہے.

اور علی بن حسین اور عروۃ اور عطاء اور زہری، اوزاعی اور اسحاق اور اصحاب الرائے كا بھی یہی قول ہے، اور امام شافعی كا قدیم قول بھی یہی ہے.

قاضی شریح، شعبی، طاؤوس، ابن سیرین، اور امام شافعی كا جدید قول یہی ہے كہ وطئ كی صورت میں ہی عورت كے لیے مہر لازم ٹھرےگا، ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی یہی بیان كیا جاتا ہے...

ہماری دلیل اجماع صحابہ ہے، امام احمد رحمہ اللہ اور اثرم نے اپنی سند كے ساتھ زرارۃ بن اوفی سے بیان كیا ہے

کہ:

" خلفاء راشدین کا فیصلہ تھا کہ: جس نے دروازہ بند کر لیا اور پردہ گرا لیا تو مہر واجب ہو جائیگا، اور عدت بھی واجب ہوگی.

اور اثرم نے احنف سے یہ بھی روایت کیا ہے: عمر اور علی اور سعدي بن مسیب اور زید بن ثابت کا قول ہے کہ: اس عورت پر عدت ہوگی اور اسے پورا مہر ملےگا.

یہ فیصلے مشہور ہے، اور صحابہ کے دور میں اس کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی، اس طرح یہ اجماع ٹھرا.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے جو لوگوں نے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 191).

مزید آپ الموسوعة الفقهية (19 / 272) کا بھی مطالعہ کریں.

آپ نے جو اپنی منکوحہ کو تحفے اور ہدیے دیے ہیں ان میں آپ کا کوئی حق نہیں؛ کیونکہ ہدیہ اور تحفہ واپس لینا حرام ہے، اور پھر طلاق تو آپ نے دی ہے، بیوی نے تو طلب نہیں کی.

لیکن بیوی نے جو تحفے اور ہدیے آپ کو پیش کیے ہیں وہ انہیں واپس لینے کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتی ہے؛ کیونکہ اس نے تو یہ نکاح باقی رکھنے کی امید سے پیش کیے ہیں، اور اگر آپ نے اسے طلاق دے دی ہے تو اسے واپس لینے کا حق ہے.

مزید آپ سوال نمبر (150970) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .